بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے حکومت امیر کی بیعت کرنا

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(حٰمٓ السجدۃ۔۳۳)

اور قول کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے، عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ بے شک میں مسلمین میں سے ہوں۔

○

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ـــــ (بقرہ ـــ ۱۲۸)

اے ہمارے رب ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو مسلم بنا۔

○

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ (حجر۔۲)

عنقریب انکار کرنے والے یہ تمنّا کریں گے کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے حکومت امیر کی بیعت کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوّت کا اعلان کیا تو ایوان ہائے کفر میں زلزلہ آ گیا۔ حالات دشوار ہو گئے، اپنے پرائے ہو گئے، رشتے دار دشمن ہو گئے اور حالات اس قدر مخدوش ہو گئے کہ لوگ مکّہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مل جائیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔

یہ تمام صورتِ حال دیکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپوشی اختیار کر لی۔

مزید حالات کا اندازہ درج ذیل حدیث سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ مکّہ میں ایک شخص ہے

جس نے دعوای نبوّت کیا ہے۔ ابوذرؓ یہ معلوم کرنے کے لئے
مکّہ آئے کہ وہ سچّے نبی ہیں یا جھوٹے۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں :-

اشرب من ماء زمزم   میں زمزم پیتا رہا اور مسجد
واکون فی المسجد   میں قیام کرلیا۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں :-

فمر بی علیؓ فقال کان الرجل   میرے پاس سے علی گذرے
غریب قال قلت نعم   انہوں نے کہا گویا کہ کوئی اجنبی
شخص ہے۔ کہتے ہیں میں
نے کہا ہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا :-

فانطلق الی المنزل قال   تم میرے گھر چلو، کہتے ہیں میں
فانطلقت معہ لایسألنی   ان کے ساتھ گھر چل دیا۔ نہ
عن شئ ولا اخبرہ   علی نے مجھ سے کسی چیز کے

بارے میں معلوم کیا اور نہ میں
نے علی کو خبر دی (کہ میں کیوں
مکہ آیا ہوں)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں :۔

فلما اصبحت غدوت الی المسجد لأسال عنه
پھر جب صبح ہوئی تو میں صبح کو مسجد آگیا تاکہ آپ کے بارے میں معلوم کروں۔

پھر دو تین دن اسی طرح گذرے۔ پھر حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا :۔

ما امرك وما اقدمك هذه البلدة
تمہارا کیا معاملہ ہے، کیا چیز تمہیں اس شہر میں لے کر آئی ہے؟

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں : میں نے علیؓ سے کہا :۔

ان کتمت علیّ اخبرتك
اگر تم میری بات کو راز رکھو تو

میں تمہیں خبر دیتا ہوں۔

قال فانی افعل قال قلت	حضرت علی نے کہا (ٹھیک ہے) میں ایسا کروں گا۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے علی سے کہا۔
بلغنا انه قد خرج ھاھنا رجل یزعم انه نبیؐ	ہمیں خبر ملی ہے اس شہر میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے۔

حضرت علیؓ نے حضرت ابوذرؓ سے کہا :

اما انك قد رشدت۔ ھذا وجھی الیه فاتبعنی ادخل حیث ادخل	تم صحیح جگہ پر پہنچ گئے ہو۔ میں ان ہی کے پاس جا رہا ہوں۔ میرے پیچھے آؤ۔ تم داخل ہونا جہاں میں داخل ہو جاؤں۔

پھر حضرت علیؓ کہتے ہیں :-

فانی ان رأیت احدًا اخافه	پھر اگر میں کسی کو دیکھتا ہوں
علیك قمتُ الی الحائط كأنی	اس سے مجھے تمہارے بارے
اصلح نعلی	میں خوف ہوتا ہے تو میں دیوار
	کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا گویا
	کہ میں اپنی جوتی ٹھیک کر رہا
	ہوں
وامض الت فمضی و	اور تم سیدھے چلتے رہنا۔ پھر علیؓ
مضیت معه	چلے اور میں بھی ان کے ساتھ
حتی دخل ودخلت معه	چل دیا۔ یہاں تک کہ علیؓ داخل
علی النبی صلی الله علیه	ہوئے اور میں بھی نبی صلی اللہ
وسلم	علیہ وسلم کے پاس داخل ہو گیا۔

میں نے آپ سے کہا :

اعرض علیَّ الاسلام فعرضه	آپ میرے سامنے اسلام پیش
فاسلمتُ مكانی	کریں، آپ نے (اسلام) پیش

کیا میں نے اسی وقت اسلام قبول کرلیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا :۔

یا اباذر اُکتم ھذا الامر وارجع الی بلدك فاذا بلغك ظھورنا فاقبل

اے ابوذر تم ابھی اپنے اسلام لانے کو چھپانا، ابھی تم اپنے شہر لوٹ جاؤ۔ پھر جب تمہیں ہمارے غالب ہونے کا معلوم ہوجائے تو پھر تم آجانا۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے کہا :۔

والذی بعثك بالحق لاصرفنّ بھا بین اظھرھم

اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے میں ضرور ان کے سامنے (اپنے اسلام لانے کو) ببانگِ دہل بیان کروں گا۔

فجاء الی المسجد وقریش فیہ	حضرت ابوذرؓ مسجد آئے مسجد میں قریش موجود تھے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا :-

یا معشر قریش انی اشهد ان لا إلٰه الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله۔	اے قریش کی جماعت میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے الٰہ مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

لوگوں نے کہا :

قوموا الی هذا الصابی فقاموا فضربتُ موت (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۶/۵۵۰)	اس بے دین کی طرف کھڑے ہو جاؤ (اس کو مارو)۔ پھر لوگ کھڑے ہوئے اور مجھے اتنا مارا کہ میں مرتے مرتے بچا۔

یہ ہے ایوان ہائے کفر میں زلزلہ کی ایک جھلک۔

(۲) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

تمام لوگ گمراہی پر تھے اور میں حق کی تلاش کر رہا تھا، مجھے معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جو (آسمان) کی خبریں بیان کرتا ہے۔ میں مکہ پہنچا۔

فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخفيًا جَرَءاءُ عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت له ما انت قال انا نبيٌّ فقلت وما نبيٌّ قال ارسلني الله

(صحیح مسلم ۱/۵۶۹)

تو کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپے ہوئے ہیں اور لوگوں کی سخت نگرانی میں ہیں۔ میں چھپ چھپا کر مکہ میں آپ کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ نے کہا :-

بأيّ شيءٍ ارسلك قال ارسلني بصلة الارحام وكسر الاوثان ......
(صحیح مسلم)

کس چیز کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: صلہ رحمی کے لئے اور بتوں کو توڑنے کے لئے۔ وغیرہ وغیرہ

منجملہ اور باتوں کے حضرت عمروؓ نے کہا :

انی متبعك قال انك لا يستطيع ذلك يومك هذا الا ترى حالي وحال الناس ولكن ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرتُ فأتني
(صحیح مسلم)

میں آپ کی پیروی کرتا ہوں. آپ نے فرمایا: تم ان دنوں پیروی کرنے کی طاقت نہ رکھ سکو گے، تم دیکھتے نہیں ہو میرا اور لوگوں کا حال کیا ہے یعنی سخت مشکلات ہیں۔ تم ابھی اپنے گھر واپس چلے جاؤ. پھر جب تم سنو کہ میں غالب آ گیا

ہوں تو تم میرے پاس آجانا۔

یہ وہ دور ہے کہ اسلام اجنبی ہے۔ مغلوب ہے۔ لوگ اسلام لاتے ہوئے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ قتل نہ کر دئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والے، جو آپ پر ایمان لے آتے ان کو واپس جانے کے لئے کہتے جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود کہ نہ آپ کے پاس طاقت تھی نہ حکومت۔ آپ کمزور تھے مگر بیعت پھر بھی لیتے رہے، بیعت پھر بھی ہوتی رہی۔

مکّی زندگی اور بیعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

ن ضماداً اقدم مكة وكان من ازدشنوءة وكان يرقى من هذه الريح فسمع

حضرت ضماد مکہ آئے اور وہ ازدشنوہ کے ایک فرد تھے، وہ آسیب کا علاج کرتے تھے۔

سفهاء من اهل مكة
يقولون ان محمدًا مجنون
فقال لو انی رایتُ هذا
الرجل لعل الله يشفيه
على يدیّ قال فلقيه فقال
يا محمد انی ارقی من هذه
الريح و ان الله يشفی علی
يدی من شآء فهل لک
فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم

اہل مکہ کے بے وقوفوں سے
انہوں نے سنا وہ کہتے ہیں کہ محمد
دیوانے ہیں۔ کہتے ہیں: کاش
کہ میں اس شخص کو دیکھوں تو
ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے
ہاتھ پر ان کو شفاء دے دے۔
کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ان
سے ملاقات کی۔ پھر کہا اے
محمد میں آسیب کا علاج کرتا
ہوں۔ بے شک اللہ جسے چاہتا
ہے اسے میرے ہاتھ سے شفاء
دیتا ہے تو کیا آپ کو کوئی رغبت
ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ

قال فقال اعد علی کلمات	کہتے ہیں۔ حضرت ضمادؓ نے
ھٰؤُلَاءِ فاء ادھنّ علیہ	کہا یہ کلمات پھر دہرائیے۔
رسول اللہ صلّی اللہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلاث مرات قال فقال	نے یہ کلمات تین مرتبہ حضرت
فقد سمعتُ قول الکھنۃ	ضماد کے سامنے دہرائے حضرت
وقول السحرۃ وقول	ضماد نے کہا: میں نے کاہن کی
الشعراء فما سمعت مثل	بات سنی، جادوگر کی باتیں
کلماتك ھٰؤُلاء ولقد	سنیں اور شاعروں کا کلام سنا
بلغن ناعوس البحر قال	مگر اس کے مثل کلام کہیں نہیں
فقال ھاتِ یدك ابایعك	سنا۔ بے شک یہ کلمات تو

على الاسلام قال فبايعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى قومك قال وعلى قومى (صحیح مسلم ۲/۵۹۴)

سمندر کی گہرائی پر رَت کو چھو رہے ہیں۔ کہتے ہیں: پھر انہوں نے کہا اپنا ہاتھ لائیے تاکہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور آپ کی قوم؟ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ اقتدار ہے، نہ طاقت ہے نہ قوّت کا سامان، نہ کسی قسم کا غلبہ ہے نہ آزاد پھر سکتے ہیں مغلوب ہیں۔ لوگ چھپ چھپا کر آپ سے ملاقات کرتے ہیں، اسلام کی بات سنتے ہیں اور اسلام قبول

ہوں تو تم میرے پاس آجانا۔

یہ وہ دور ہے کہ اسلام اجنبی ہے۔ مغلوب ہے۔ لوگ اسلام لاتے ہوئے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ قتل نہ کر دئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والے، جو آپ پر ایمان لے آتے ان کو واپس جانے کے لئے کہتے جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود کہ نہ آپ کے پاس طاقت تھی نہ حکومت۔ آپ کمزور تھے مگر بیعت پھر بھی لیتے رہے، بیعت پھر بھی ہوتی رہی۔

مکی زندگی اور بیعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

ن ضماداً اقدم مكة وكان من ازدشنوءة وكان يرقى من هذه الريح فسمع

حضرت ضماد مکہ آئے اور وہ ازدشنوہ کے ایک فرد تھے، وہ آسیب کا علاج کرتے تھے۔

اقرار کو مزید مضبوط کرنے کے لئے بیعت لی جاتی ہے۔ کیونکہ "بیعت" کے معنٰی ہیں اپنے آپ کو فروخت کر دینا، بیچ دینا، معروف احکام میں امیر کی اطاعت کرنا مطلب یہ ہے کہ اب میرا کچھ نہیں ہے، میری جان اور میرا مال اللہ کے لئے ہے۔ بس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کام کرتا رہوں گا۔

اس بحث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ "بیعت" کرنے کے لئے خلافت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے کہ جناب خلیفہ کی بیعت ہوگی۔ بعض حضرات اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ بیعت تو خلیفہ کی ہوتی ہے۔ قارئین کرام میں اُن حضرات سے پوچھتا ہوں، سوال کرتا ہوں آخر خلفاء بیعت کیوں لیتے تھے؟ کیا بیعت خلفائے نے ایجاد کی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے تھے؟ اسی سنّت کی پیروی میں خلفاء بھی بیعت لیتے تھے اور آپ کی بیعت بے حکومت، بغیر طاقت اور بغیر غلبہ کے تھی۔

جن حضرات نے یہ شوشہ چھوڑا کہ بیعت خلفاء کی ہوگی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو بھول گئے۔ ضد اور ہٹ دھرمی میں یہ بات کہی جا رہی ہے ورنہ حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو اسلام کی بیعت تھی سماع و طاعت کی بیعت کہاں ہے تو اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔

مکّی زندگی میں سماع و طاعت کی بیعت

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبث بمكة عشرين سنين	بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دس سال رہے۔

اس بات کا اعلان کرتے رہے کہ

من يؤويني وينصروني	کون لوگ مجھے جگہ دیتے ہیں

حتی ابلغ رسالات ابی وله
الجنة فلا یجد احداً
یؤویه ولا ینصره حتی
ان الرجل یرجل صاحبه
من مضر او الیمن فیأتیه
قومه او ذو رحمه فیقولون
احذر فتیٰ قریش لا یفتنك
یمشی بین رجالهم یدعوهم
الله عز وجل یشیرون الیه
باصابعهم حتی بعثنا الله
عز وجل له من یثرب
فآویناه وصدقناه (فی
روایة) فیاتیه الرجل منا
فیؤمن به ویقرئه القران

اور کون میری مدد کرتے ہیں
یہاں تک کہ میں اپنے رب کے
پیغامات پہنچاؤں تو ان کے
لئے جنت ہے۔ پھر آپ نے
نہیں پایا جو آپ کو ٹھکانہ دیتا
اور نہ وہ شخص جو آپ کی مدد
کرتا، یہاں تک کہ کوئی آدمی
سفر کر کے مضر یا یمن قبیلہ سے
اپنے دوست کے پاس آتا تو
اس کی قوم یا رشتے دار اس
کے پاس آتے اور کہتے قریش
کے نوجوان سے ذرا بچ کر رہنا
وہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کردے.
اس حال میں کہ آپ ان لوگوں

فينقلب الى اهله فيسلمون
باسلامه حتى لم تبق دار
من دور يثرب الا وفيها
رهط من المسلمين يظهرون
الاسلام ثم بعثنا الله
عزوجل له فاتمرنا
واجتمعنا سبعين رجلا
منا فقلنا حتى متى ندعو
رسول الله صلى الله عليه
وسلم يطرد فى جبال مكة
ويخاف فرحلنا (وفى رواية)
فرحل اليه سبعون رجلا
منّا حتى قدمنا عليه فى
الموسم فتواعدنا شعب

کے گھروں کے درمیان چلنے
اوران کو اللہ عزوجل کی طرف
دعوت دیتے تو لوگ ان کی طرف
اپنی انگلیوں سے اشارے
کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل
نے ہمیں یثرب سے آپ کے
لئے بھیجا۔ پھر ہم نے آپ کو ٹھکانہ
دیا اور آپ کی تصدیق کی۔ پھر
کوئی ہم میں سے آپ کے پاس
آتا آپ اس کے سامنے قرآن
مجید پڑھتے پھر وہ ایمان لے
آتا۔ پھر وہ اپنے اہل وعیال کی
طرف لوٹ جاتا۔ پھر وہ لوگ
اسلام کی تبلیغ سے مسلم ہو جاتے

العقبة واجتمعنا فيه
رجل ورجلين حتى توافينا
عنده فقلنا يا رسول الله
على ما نبايعك قال تبايعوني
على السمع والطاعة في
النشاط والكسل وعلى
التفقد والعسر واليسر
وعلى الامر بالمعروف والنهى
عن المنكر وعلى ان تقوموا
في الله لا تأخذكم في
الله لومة لائم وعلى ان
تنصروني اذا قدمت عليكم
يثرب۔ فتمنعوني مما
تمنعون منه انفسكم

یہاں تک کہ یثرب کے گھروں
میں سے کوئی گھر باقی نہ رہا مگر
مسلمین کی ایک جماعت وہاں
قائم ہوگئی۔ پھر ان لوگوں نے
اسلام کو غلبہ دیا۔ پھر اللہ
عزوجل نے آپ کے لئے ہمیں
قائم کر دیا۔ پھر ہم نے مل کر
مشورہ کیا۔ پھر ہم ستّر آدمی
جمع ہوئے۔ ہم نے کہا: ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو چھوڑے رکھا تھا آپ
مکہ کے پہاڑوں میں پھرتے
رہے اور خوف زدہ رہے۔ پھر
ستّر افراد نے آپ کی طرف سفر

وابناءکم وازواجکم
ولکم الجنة فقمنا الیه
نبایعه فاخذ بیده اسعد
بن زرارة وهو اصغر السبعین
رجلا الا انا (اخبار مکہ ۲/۲۰۶
وسندہ صحیح) (مجمع الزوائد ۶/۴۶)
(رواہ ابویعلیٰ ۳/۴۰۵ واسنادہ
صحیح) (اخرجہ احمد ۳/۳۲۲ من
طریق عبدالرزاق عن معمرو
۳/۳۳۹-۳۴۰ من طریق
اسحاق بن عیسیٰ عن یحییٰ بن سُلیم
کلاھا عن ابن خثیم عن ابی الزبیر
عن جابر وھذا اسناد رجالہ
رجال الصحیح)

کیا یہاں تک کہ حج کے موسم
میں ہم آپ کے پاس پہنچے۔
عقبہ کی گھاٹی میں ہم نے آپ
سے عہد و پیمان کئے۔ ہم ایک
ایک اور دو دو افراد ہو کر آپ
کے پاس جمع ہو گئے۔ ہم نے
کہا اے اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کس بات پر
آپ ہم سے بیعت لینا چاہتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے
بیعت کر لو (میرا حکم) سنو گے
اور فرماں برداری کرو گے جس
وقت تمہارا دل چاہ رہا ہو
اور جس وقت دل نہ چاہ رہا

ہو تنگی میں جب تمہارے
پاس کچھ نہ ہو اور جب تم مالدار
ہو۔ امر بالمعروف پر اور نہی عن
المنکر پر اور یہ کہ اللہ کے بارے
میں تم قائم رہو گے یعنی کسی
ملامت کرنے والے کی ملامت
سے نہیں ڈرو گے اور یہ کہ جب
میں تمہارے پاس یثرب آؤں
گا تم میری مدد کرو گے اور جو
کچھ تم اپنے لئے، اپنے بیٹوں
کے لئے اور اپنی بیویوں کے
لئے (مال و متاع) محفوظ کرتے
ہو تم میرے لئے بھی ایسا ہی
کرو گے. تو تمہارے لئے پھر

جنّت ہے۔ پھر ہم آپ کی
طرف کھڑے ہوئے اور بیعت
کرلی۔ پھر آپ نے اسعد بن
زرارہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ستر
افراد میں سب سے چھوٹے
تھے۔

منجملہ اور باتوں کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا:۔

فواللہ لا ندع ھذہ البیعۃ	اللہ کی قسم یہ بیعت ہم کبھی بھی
ابداً ولا نسلبہا ابداً افبایعناہ	نہیں توڑیں گے اور نہ کسی سے
فاخذ علینا وشرط ویعطینا	اس (بیعت) کو چھینیں گے۔
علی ذلک الجنۃ۔ قلت روی	پھر ہم نے آپ سے بیعت کرلی۔
اصحاب السنن منہ طرفاً	پھر آپ نے ہمارا ہاتھ پکڑا، اطاعت
رواہ احمد والبزار وقال	سے مشروط کردیا۔ پھر اس کی
فی حدیثہ فواللہ لا نذر	بنیاد پر ہمیں آپ نے جنّت

هذه البيعة ولا نستقيلها	کا وعدہ دے دیا۔
ورجال احمد رجال الصحيح	میں کہتا ہوں یعنی علامہ ہیثمی
مجمع الزوائد ۶/۴۶)	کہتے ہیں: اصحاب السنن
	نے اس کا کچھ حصہ اور روایت
	کیا ہے یعنی احمد اور بزار نے،
	کہتے ہیں: اس حدیث میں یہ
	الفاظ بھی ہیں کہ اللہ کی قسم ہم
	اس بیعت کو نہیں چھوڑیں گے
	اور نہ کسی سے بیعت توڑنے
	کا مطالبہ کریں گے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

وعدنا رسول الله صلى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الله عليه وسلم في اصل	سے عقبہ کے مقام پر یوم اضحیٰ
العقبة يوم الاضحى ونحن	کے دن جبکہ ہم ستر افراد تھے

سبعون رجلا قال عقبة
انی اصغرھم سنا فاتانا
رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال اوجزوا فی
الخطبة فانی اخاف علیکم
کفار قریش فقلنا یا
رسول الله سلنا لربك
وسلنا لنفسک وسلنا
لاصحابك واخبرنا مالنا
من الثواب علی الله تبارك
وتعالی وعلیك قال اما الذی
اسأل لربی ان تؤمنوا به
ولا تشرکوا به شیئا و
اما الذی اسأل لنفسی

وعدہ کیا۔ عقبہ بن عامر کہتے
ہیں میں عمر کے لحاظ سے سب
سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
آئے۔ پھر آپ نے خطبہ کو
جامع کیا اور فرمایا: میں تمہارے
بارے میں کفار قریش سے ڈرتا
ہوں۔ پھر ہم نے کہا اے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ
اپنے رب سے ہمارے بارے میں
سوال کریں، اپنے بارے میں سوال
کریں اور اپنے اصحاب کے بارے
میں سوال کریں اور ہمیں خبر
دیں ثواب میں سے ہمارے

اسألکم ان تطیعونی اھدکم
سبیل الرشاد واسالکو
لی ولا صحابی ان تواسونا
فی ذات ایدیکم و ان
تمنعونا فما منعتم منه
انفسکم فاذا فعلتم ذلك
فلکم علی الله الجنّة وعلی
قال فمد دنا ایدینا فبایعناہ
(رواہ الطبرانی وفیه مجالد بن سعید
وحدیثه حسن وفیه ضعف) (مجمع
الزوائد ۶/۴۸) (قلت مجالد
بن سعید وثقه النسائی ورواہ
مسلم صحیحه مقرونًا) (رواہ الطبرانی
۲۵۶/۱۷ واسنادہ صحیح)

لئے اور آپ کے لئے اللہ
تبارک وتعالیٰ پر کیا ہے؟
کہتے ہیں: رہی یہ بات کہ میں اپنے
رب سے سوال کروں تم اللہ
پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ
ذرہ برابر بھی شرک نہ کرو اور
رہا یہ معاملہ کہ میں اپنے لئے
سوال کروں تو میں تم سے
سوال کرتا ہوں کہ تم میری
اطاعت کرو گے تو میں تمہیں
ہدایت کا راستہ بتاؤں گا اور
میں اپنے لئے اور اپنے اصحاب
کے لئے تم سے سوال کرتا ہوں
کہ تم ہماری جو تمہارے پاس

سے مدد کرو گے اور تم ہمارے
لئے وہ چیز روکو گے جو چیز تم
اپنے لئے محفوظ کرتے ہو، پھر
جب تم ایسا کرلو گے تو اللہ پر
اور مجھ پر تمہارے لئے جنّت
واجب ہوگئی۔ کہتے ہیں: ہم نے
اپنے ہاتھوں کو (آپ کی طرف)
بڑھایا (اور ان تمام باتوں
پر) بیعت کرلی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی مندرجہ بالا حدیث
روایت کرتے ہیں (رواہ احمد ۱۲۰/۴ وسندہ صحیح لغیرہ)
ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں:۔

یکلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الھیثم بن
ابو ہیثم بن نبہان بنو عبد الاشہل کے حلیف تھے رسول اللہ صلی

النبهان حليف بني عبد الاشهل
فقال يا رسول الله ان بيننا
وبين الرجال حبالا وانا
قاطعوها وهي العهود فهل
عسيت ان نحن فعلنا ذلك
واظهرك الله عز وجل ان
ترجع وترعنا قال فنبسم
رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال بل الدم الدم
والهدم والهدم انتم مني
وانا منكم أحارب من حاربتم
واسالم من سالمتم وقال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخرجوا الى اثني عشر

اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے
لگے۔ انہوں نے کہا اے اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے اور لوگوں کے درمیان
معاہدہ ہے اور ہم ان معاہدوں
کو توڑتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں
تو کیا نافرمانی ہوگی؟ اس سے
اللہ عزوجل آپ کو غلبہ عطاء
فرمائے گا یہ کہ آپ لوٹ جائیں
اور ہمیں چھوڑ دیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے.
پھر آپ نے فرمایا: خون کے
بدلے خون ہے اور انہدام کے
بدلے انہدام ہے۔ تم مجھ سے

نقیبًا منهم تسعة من الخزرج وثلاثة من الاوس (مجمع الزوائد ۶/۴۴)	ہو اور میں تم سے ہوں جس سے تم جنگ کرو گے میں اس سے جنگ کروں گا جس کو تم سلامتی دو گے اس کو میں سلامتی دوں گا۔ اپنے میں بارہ نقیب مقرر کرو وہ اپنی قوم پر (نقیب ہوں گے) اور تم بارہ نقیب مقرر (اس طرح سے) کرو کہ نو ۹ خزرج میں سے ہوں اور تین اوس میں سے ہوں۔

حضرت معبد بن کعب حدیثه عن اخیه عن ابیه کعب بن مالک سے مروی ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

کان اول من ضرب علی	سب سے پہلے رسول اللہ صلی

يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم البراء بن
معرور ثم تتابع القوم
فلما بايعنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم صرخ
الشيطان ....
(مجمع الزوائد ۶/۵۱ اسناد صحیح)

اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جس نے
(بیعت کی تھی) وہ براء بن
معرور تھے۔ پھر لوگوں نے پے
درپے بیعت کی۔ پھر جب ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیعت کرلی تو شیطان
چیخا۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت ہے:

فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخرجوا
منكم اثنى عشر نقيبًا
فأخرجهم فكان نقيب بني
حضير وابو الهيثم بن
النبهان وكان نقيب بني

رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: اپنے میں
سے بارہ نقیب مقرر کرو۔ پھر
آپ نے ان کو مقرر کیا۔ بنو نجّار
مقرر ہوئے، بنو عبدالاشہل
میں سے اسید بن حضیر اور

عمرو بن عوف سعد بن حيثه (مجمع الزوائد)

اور ابوہیثم بن نبہان نقیب مقرر ہوئے اور بنو عمرو بن عوف میں سے سعد بن حیثہ نقیب مقرر ہوئے۔

یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکی زندگی میں یثرب یعنی مدینہ منوّرہ جانے سے پہلے جینے اور مرنے پر، خوشی اور ناخوشی پر، ہر قسم کا ساتھ دینے پر، مالی وجانی مدد کرنے پر غرضیکہ ہر قسم کی ضرورت پڑنے پر بیعت کی تھی۔ مزید برآں حضرت عبادہ بن صامت رضؓ اور اسعد بن زراہ سے مروی ہے کہتے ہیں:۔

يا ايها الناس هل تدرون على ما تبايعون محمدًا صلى الله عليه وسلم انكم النجار اسعد بن زرارة و

اے لوگو کیا تم جانتے ہو تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی ہے؟ تم میں سے اسعد بن زراہ

کان نقیب بنی سلمة البراء
بن معرور وعبد الله بن
عمرو بن حرام وکان
نقیب بنی ساعدة سعد
بن عبادة والمنذر ابن
عمرو وکان نقیب بنی
زُریق رافع بن مالك بن
العجلان وکان نقیب
بنی الحرث بن الخزرج
عبد الله بن رواحة وسعد
بن الربیع وکان نقیب
بنی عوف بن الخزرج عبادة
بن الصامت ونقیب بنی
عبد الاشهل اسید بن

نقیب مقرر ہوئے، بنو سلمہ
میں سے براء بن معرور اور
عبد اللہ بن عمرو بن حرام
نقیب مقرر ہوئے، بنو
ساعدہ میں سے سعد بن
عبادہ اور منذر ابن عمرو
نقیب مقرر ہوئے، بنو زُریق
سے رافع بن مالک بن
عجلان نقیب مقرر ہوئے،
بنو حرث بن خزرج میں سے
عبد اللہ بن رواحہ اور سعد
بن ربیع نقیب مقرر ہوئے،
بنو عوف بن خزرج میں سے
عبادہ بن صامت نقیب

تبايعونه ان تحاربوا العرب
والعجم والجنّ والانس
فقالوا نحن حرب لمن
حارب وسلم لمن سالم
قالوا يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم اشترط
قال تبايعوني على ان
تشهدوا ان لا اله الا الله
واني رسول الله وتقيموا
الصلوٰة وتوتوا الزكوٰة
والسمع والطاعة وان لا
تنازعوا الامر اهله وان
تمنعوني مما تمنعون
منه انفسكم واهيكم

نے ان سے بیعت کی ہے کہ
تم عرب وعجم جنّ وانس سے
جنگ کروگے۔ تو صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے کہا: جو ہم
سے جنگ کرے گا ہم ان کے
لئے جنگجو ہیں اور جو ہم سے
سلامتی چاہتا ہے ہم ان کو
سلامتی دیں گے. صحابہ کرام
نے کہا اے اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم شرط کرلیجئے۔
آپ نے فرمایا: تم مجھ سے
ان باتوں پر بیعت کرلو کہ تم
گواہی دوگے کہ نہیں کوئی الٰہ مگر اللہ
اور میں اللہ کا رسول ہوں،

(رواه الطبراني في الاوسط وفيه علي ابن زيد وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦/٤٩)

نماز قائم کروگے، زکوٰۃ ادا کروگے، سنوگے اور اطاعت کروگے اور تم امارت کے حق دار سے امارت نہیں چھینو گے اور جو ساز و سامان تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے محفوظ کروگے وہی چیز تم میرے لئے روکوگے.

اس حدیث کی سند میں ایک راوی کو بعض نے ضعیف اور بعض نے ثقہ کہا ہے۔ امام مسلم نے اس سے مقروناً حجت لی ہے یعنی متابعت میں اور ہم نے بھی اس راوی سے مقروناً حجت لی ہے.

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

جاءت الانصار تبايع رسول الله صلى الله عليه

انصار رضی اللہ عنہم آئے انہوں نے رسول اللہ صلی

وسلم على العقبة فقال
يا علي قم يا علي فبايعهم
فقال علي ما ابايعهم يا
رسول الله قال على ان
يطاع الله ولا يعصى وعلى
ان تمنعوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم واهل
بيته وذريته فما تمنعون
منه انفسكم وذراريكم
(رواه الطبراني في الاوسط من
طريق عبدالله بن مروان وهو
ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد
اسناده صحيح)

اللہ علیہ وسلم سے عقبہ
(اولیٰ) کے مقام پر بیعت
کی۔ پھر انہوں نے کہا: اے علی
کھڑے ہو جاؤ اور ان سے
بیعت لو۔ حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں
ان سے کس چیز کی بیعت
لوں؟ آپ نے فرمایا اس
چیز پر کہ اللہ کی اطاعت کی
جائے اور اس کی نافرمانی نہ
کی جائے، اور اس چیز پر کہ
تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے لئے ان کے گھر

والوں کے لئے اور ان کی اولاد
کے لئے وہ تمام چیزیں محفوظ
کروگے جو تم اپنے لئے اور اپنی
اولاد کے لئے محفوظ کرتے ہو۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن مروان ہے۔ وثقہ یحییٰ بن معین وابوحاتم (تہذیب) ووثقہ ابن حبان (۷/۲۱) (۸/۳۲۰) لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تو مکی زندگی میں بیعت لے ہی رہے تھے مگر آپ کے داماد بھی آپ کے اذن سے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ اتنی وضاحت سے احادیث روایت کی گئی ہیں پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ بیعت خلیفہ کی ہوگی۔ بلکہ درج ذیل الفاظ تو یہ اعلان کر رہے ہیں کہ بے حکومت امیر کی ہی بیعت ہوتی ہے۔ مثلاً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت لیتے وقت لوگوں سے

عہد لیناکہ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروگے نافرمانی نہیں کروگے، میری مدد کروگے، میرے گھروالوں کی مدد کروگے، میری اولاد کی مدد کروگے، عرب سے جنگ کروگے، عجم سے جنگ کروگے، جنّات سے جنگ کروگے اور انسانوں سے جنگ کروگے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا پرچار کروگے۔ نماز قائم کروگے اور زکوٰۃ ادا کروگے، سنوگے اور اطاعت کروگے، امارت کے حق دار سے امارت نہیں چھینوگے اور جوسازوسامان، مال ومتاع تم اپنے لئے جمع کرکے رکھتے ہو عین اسی طرح میرے لئے رکھوگے۔

خون کے بدلے خون لوگے، انہدام کے بدلہ انہدام کروگے یعنی جو قوم ہماری بستیوں کو برباد کرے گی ہمیں گھر سے بے گھر کرے گی ہمارے گھروں کو اُجاڑنے کی کوشش کرے گی تو ہم بھی ان سے بدلہ لیں گے۔ تم مجھ

سے ہو اور میں تم سے ہوں ۔ جس سے تم جنگ کر وگے میں
اس سے جنگ کروں گا۔ جس کو تم سلامتی دوگے میں اس
کو سلامتی دوں گا ۔ تم کبھی بیعت نہیں توڑ وگے اور نہ کسی
سے بیعت چھینو گے اور نہ کسی سے بیعت توڑنے کا مطالبہ
کر وگے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا عہد
و پیمان اس وقت لئے تھے جب آپ بے سر و سامان تھے.
لہٰذا معلوم ہوا کہ بیعت کا لینا کمزور حالات میں ہوتا ہے اس
وقت آدمی کو طاقت اور قوّت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ تمام
ان افراد کو جو اسلام قبول کر چکے ہیں ، جمع کرنے کے لئے ، ان
کو فعّال رکھنے کے لئے ، مضبوط رہنے کے لئے بیعت ہی کام
کرتی ہے ۔

بیعت سے انحراف کیوں؟

قارئین کرام لوگ سمجھتے ہیں کہ بیعت کرنے سے ہماری آزادی سلب ہو جائے گی، چھن جائے گی۔ حالانکہ وہ اپنی آزادی اسلام قبول کرنے کے بعد ختم کر چکے ہیں۔ جب آدمی مسلم بن جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ اب وہ جو کام بھی کرے گا وہ اللہ کی مرضی کے مطابق کرے گا۔ ہمہ تن گوش اور گوش بر آواز رہے گا تو قارئین کرام اس آدمی کی آزادی تو سلب ہو گئی۔

جب وہ با جماعت نماز میں شامل ہوتا ہے تو امیر یا امام کی پابندی کرنے پر مجبور ہے، اب اس کی حرکات و سکنات امام کے تابع ہیں۔ وہ جماعت سے نکل نہیں سکتا اگر امام غلطی کر بیٹھے تو امام کی غلطی میں بھی پیروی کرنی پڑتی ہے۔

مسلم بننے کے بعد اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو اس کو زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی وہ زکوٰۃ سے سرمو انحراف نہیں کرسکتا۔

اگر رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزے سے سرمو انحراف نہیں کرسکتا۔ اذان کی آواز آتی ہے تو پابندی کرنا پڑتی ہے۔ وضوء ہے۔ غرضیکہ اسلام خود ایک اجتماعی نظام کا نام ہے۔ اس نظام کو اختیار کرنے کے لئے مسلم کو خود نظم میں آنا پڑتا ہے وہ اس نظام سے نکل نہیں سکتا جب وہ ان تمام احکامات کی پابندی کرنے پر اپنے آپ کو مجبور و محبوس سمجھتا ہے تو آخر بیعت کرنے میں ایسی کونسی دشواری ہے جو اسے بیعت کرنے سے روکتی ہے؟

الغرض امیر جماعت المسلمین کی بیعت کیجئے۔ یہ بیعت سنّت ہے۔ بیعت کے لئے خلافت کی شرط لگانا باطل ہے۔ مندرجہ بالا بحث سے آپ بخوبی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔

تمام مسلمین کو چاہیئے کہ نظامِ بیعت کی اہمیّت کو سمجھتے ہوئے وہ مسلمین جنہوں نے بیعت اب تک نہیں کی ہے وہ بیعت کرلیں ، نظامِ جماعت اور نظامِ اجتماعیّت میں شامل ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ومن مات وليس فى عنقه بيعة مات ميتة جاهلية (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ جزء ۲ ص۱۲۶)

جو شخص مرا اس حال میں کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہ ہو تو اس کی موت غیر اسلامی ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت برابر نکلا اس نے

الاسلام من عنقه حتی　　اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے

راجعه (رواہ الحاکم فی مستدرکہ　　اتار دیا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔

۱/۱۱۷ صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :۔

من مات ولیس علیه　　جو شخص مرا اس حال میں کہ

امام جماعة فان موتته　　اس پر امامِ جماعت نہ ہو تو

موتة جاهلية　　بے شک اس کی موت غیر

(رواہ حاکم فی مستدرکہ)　　اسلامی موت ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من کره من امیره شیئًا　　جس شخص کو امیر کی بات

فلیصبر فان من خرج من　　ناگوار گذرے تو وہ صبر کرے

السلطان شبرًا مات میتة　　کیونکہ جو شخص سلطان یعنی

جاهلية (صحیح بخاری)　　امیر سے ایک بالشت بھی

الگ ہوا اس کی موت جاہلیت

کی موت ہوگی ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :۔

من مات بغیر امام مات	جو شخص بغیر امام کے مرگیا تو
میتة جاهلیة	وہ مرا غیر اسلامی موت ۔

(رواہ احمد والطبرانی وسندہ صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے درج ذیل الفاظ بھی مروی ہیں :۔

من مات ولا بیعة علیه	جو شخص مرا اور اس نے
مات میتة جاهلیة	بیعت نہیں کی ہے تو وہ مرا
(رواہ احمد، طبقات ابن سعد وسندہ صحیح)	جاہلیت کی موت ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من مات ولیست علیه	جو شخص مرا اس حال میں کہ

طاعة مات ميتة جاهلية وان خلعها من بعد عقده اياها فى عنقه لقى الله تعالىٰ ليست له حجة

(رواہ احمد ۳/۴۴۶ وسندہ حسن)

وہ امیر کی اطاعت نہیں کرتا تھا تو وہ مرا غیر اسلامی موت اور اگر اس نے امیر سے بیعت کرنے کے بعد جو اس نے کی تھی یعنی جو بیعت اس کی گردن میں تھی توڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے لئے (بچاؤ کے لئے کوئی) حجّت نہ ہوگی۔

قارئین کرام مندرجہ بالا احادیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

(۱) جو امیر سے بیعت نہیں کرتا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

(۲) جماعت سے ایک بالشت دور ہونا جاہلیت

کی موت ہے۔

(۳) امامِ جماعت کا کسی شخص پر نہ ہونا جاہلیت کی موت مرنا ہے۔

(۴) امیر کی اطاعت سے ایک بالشت دور ہونا، الگ ہونا، علیحدہ ہونا جاہلیت کی موت مرنا ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ بیعت توڑنا، ایک بالشت جماعت چھوڑنا، ایک بالشت امیر کی اطاعت نہ کرنا اور امیر جماعت کا کسی پر نہ ہونا سزا کے لحاظ سے ایک ہی ہیں یعنی وہ اسلام سے خارج ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعٰلمین ہیں۔ امام الانبیاء، سید المرسلین، شفیع المذنبین، حبیب اِلٰہ، بدر الدجیٰ، نور الہدیٰ، المرتضیٰ، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر کی بیعت نہ کرنے والوں کو اسلام سے خارج قرار دیا۔

لہٰذا دیر نہ لگائیے امیرِ جماعت کی بیعت کر کے جاہلیت کی موت سے بچ جائیے۔

محمد اشتیاق
امیر جماعت المسلمین

۲۰ر جمادی الاول ۱۴۲۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین
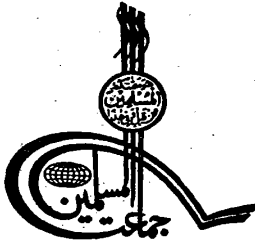
JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946